## سوال

میں نے کئی برس قبل ایک شخص سے شادی کی، اورشادی سے قبل میرے اس سے تعلقات تھے، اوراللہ تعالی سے ہم نے اس سے توبہ کرلی ہے، اس نے دومرتبہ دوسری شادی کی ہے، اوران دونوں حالتوں میں ہی اس کی شادی شہوت کی وجہ سے تھی ۔ مشکل یہ ہے کہ وہ پچھلے رازافشاں کرتا (مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان پرواجب ہے کہ وہ پچھلے رازافشاں نہ کرے ) اس شخص نے اسلام سے قبل بھی کئی ایک بارشادی کی، اوراب اسلام کووہ اپنے اس فعل کا مبرربناتا ہے کہ اسلام میں چارشادیاں کی جاسکتی ہیں، وہ مجھے تویہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے، لیکن میرااعتقاد ہے کہ وہ میرے اخلاق اورمجھ پرعادی ہوچکا ہے، لیکن اپنی دوسری بیوی سے میرے جیسا برتاؤ نہیں کرتا وہ مجھے اپنی دوسری بیوی کے بارہ میں ایسی باتیں کرتا ہے جومیں نہیں سننا چاہتی ۔ دونوں شادیاں خفیہ اورمشتبہ طریقے سے انجام پائی ہیں، اس نے ایک بارکہا کہ وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اوراسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے، لیکن وہ صرف تبدیلی کے لیے کچھ مدت تک شادی کرتا ہے، توکیا اس کے لیے جائز ہے وہ شادی کرے اورجب چاہے طلاق دے ڈالے ؟ ہماری کوئی اولاد نہیں توکیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس سے طلاق حاصل کرلوں کیونکہ اس حالت میں میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی اورپھرمجھے اپنے خاوند کی محبت اوراس کی رغبت بھی نصیب نہیں ؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کے لیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اول :

خاونداور بیوی پریہ واجب اورضروری ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کریں، اورخاص کروہ جوجماع اورایک دوسرے سے خصوصی تعلق کے ہوتے ہیں، بیوی اپنے خاوند کے رازوں کی امین ہے اوراسی طرح خاونداپنی بیوی کے رازوں پرامین ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صل اللہ علیہ وسلم مردوں کے پاس آئے اورفرمانے لگے :

کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جواپنی بیوی کے پاس جائے اوردروازہ بند کرکے اپنے اوپرپردہ ڈالے، اوراللہ تعالی کے پردہ کے ساتھ وہ بھی پردہ میں رہے ؟

توصحابہ کرام کہنے لگے :: جی ہاں ۔

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : پھروہ اس کے بعد بیٹھتا اوریہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے کیا، میں نے ایسے کیا ؟

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہوگئے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرعورتوں کے پاس گئے اورفرمانے لگے :

کیا تم میں سے بھی کوئی ایسی ہے جویہ باتیں کرتی ہے ؟

تووہ سب عورتیں بھی خاموش ہوگئیں ۔

ایک نوجوان لڑکی اپنے ایک گھٹنے پر بیٹھی اور اونچی ہوئی تا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھیں اور اس کی بات کو سن سکیں ، اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقینا مرد ایسی باتیں کرتے ہیں اور بلاشبہ یہ عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی مثال کیا ہے ؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس کی مثال اس شیطانی کی ہے جو شیطان سے کسی گلی اور راستے میں ملے اور لوگوں کے سامنے ہی اس سے اپنی حاجت پوری کر کے چلتی بنے ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (2174)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (7037) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

دوم :

اور آپ کے خاوند کا تبدیلی کی غرض سے شادی کرنا جیسا کہ آپ کہتی ہیں یہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا ہے جو کہ عورت اور اس کے اولیاء سے دھوکہ اور فراڈ ہے ۔

شیخ محمد رشید رضا رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

علماء سلف اور خلف کی متعہ کی ممانعت کے بارہ میں جو سختی ہے وہ اس کی متقاضی ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح بھی ممنوع ہو ، اگرچہ فقہاء کرام کا یہ کہنا ہے کہ جب عقد نکاح میں کسی شخص نے وقت معین کی نیت کی اور اسے عقد کے صیغہ میں مشروط نہ رکھا تو اس کا نکاح تو صحیح ہوگا لیکن یہ دھوکہ اور فراڈ شمار ہوگا ۔

جو کہ اس عقد نکاح سے زیادہ باطل ہونے کے لائق ہے جس میں خاوند ، بیوی اور اس کے اولیاء کی رضامندی سے وقت کی تعیین ہوتی ہے ، اور اس میں کوئی اور فساد والی چیز تو نہیں صرف یہ ہے کہ اس عظیم بشری رابطے سے کھیلنا ہے جو کہ انسانوں کے درمیان رابطہ ہے ۔

اور اس میں شہوات کے پیچھے چلنے والی عورتوں اور مردوں کو اپنی شہوات پوری کرنے کے مواقع فراہم کرنے ہیں ، اور اس پر جو کچھ منکرات مرتب ہوتی ہیں ۔

اور وہ نکاح جس میں یہ شرط ( تعیین وقت ) نہ ہو وہ دھوکہ اور فراڈ پر مبنی ہوگا اس کی بنا پر اور بھی کئی قسم کے فساد و منکرات مرتب ہونگے ، جن میں عداوت و دشمنی ، بغض و کینہ اور حسد ، اور ان سچے لوگوں سے جو حقیقتا شادی کرنا چاہیے ہیں کی سچائی کا خاتمہ اور ان پر عدم اعتماد وغیرہ ۔

جو کہ خاوند اور بیوی دونوں کے لیے پاکبازی اور اس کا اخلاص ہے ، اور ان کا آپس میں امت مسلمہ کے گھروں میں سے ایک گھر کی تاسیس اور اسے تعمیر کرنے میں تعاون ہے ۔
دیکھیں فقہ السنۃ لسید سابق (39/2) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی بھی اس شادی کی تحریم میں اسی طرح کی کلام ہے ، ان کا کہنا ہے :

پھر یہ قول ( یعنی جوازوالا قول ) ایسا ہے کہ جس سے کمزور ایمان والے لوگ اپنی غلط اور خراب قسم کی اغراض پوری کرنے کا موقع پائیں گے اور فرصت حاصل کریں گے ، جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ سالانہ چھٹیوں میں دوسرے ممالک میں صرف جاتے ہی اس نیت سے ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی کریں ۔

اور مجھے تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض تو صرف ان چھٹیوں میں ہی کئی ایک شادیاں کرتے ہیں ، گویا کہ وہ اپنی شہوت پوری کرنے ہی گئے تھے جو کہ ہو سکتا ہے زنا کے مشابہ ہو اللہ تعالی اس سے بچا کر رکھے ۔

تو اس لیے ہماری رائے ہے کہ اگر اس کے جواز کا بھی کہا جائے تو یہ اس لائق نہیں کہ یہ دروازہ کھول دیا جائے اس لیے کہ یہ جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کا ذریعہ بن چکا ہے ۔

اور میں اپنی رائے کے بارہ میں کہتا ہوں :

عقد نکاح تو صحیح ہے لیکن اس میں دھوکہ اور فراڈ ہے ، تو اس ناحیہ سے یہ حرام ہوگا ۔

اس میں دھوکہ اور فراڈ یہ ہے کہ اگر عورت اور اس کے ولی کو خاوند کی نیت کا علم ہو جائے کہ اس کی صرف نیت یہ ہے کہ وہ اس سے کھیل کر اسے طلاق دے دے گا تو وہ کبھی بھی اس سے شادی نہ کریں ، تو اس طرح یہ ان کے لیے دھوکہ اور فراڈ ہوگا ۔

اور اگر وہ انہیں یہ بتاتا ہے کہ وہ جتنی دیر اس ملک میں رہے گا وہ اس کے ساتھ رہے اور وہ لوگ اس پر متفق ہو جائیں تو یہ نکاح متعہ ہوگا ۔

اس لیے میں تو اسے حرام سمجھتا ہوں ، لیکن اگر کسی نے ایسی جرات کی اور یہ کام کر لیا تو اس کا نکاح صحیح ہے لیکن وہ گنہگار رہوگا ۔

لقاء الباب مفتوح ( ملاقات کا دروازہ کھلا ہے ) سوال نمبر ( 1391 ) ۔

سوم :

اور اس کا خفیہ طریقے سے شادی کرنے میں اگر تو عورت کا ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں ہو اور اس طرح عقد نکاح ہوا ہو تو یہ نکاح صحیح ہے ، لیکن اگر یہ نکاح عورت کے ولی کے بغیر ہی ہوا ہے اور یا پھر گواہ نہیں تھے تو یہ نکاح صحیح نہیں ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر ( 7989 ) اور ( 2127 ) کا بھی مطالعہ کریں ۔

چہارم :

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر یعنی بیوی کے معاملہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کا تقوی اختیار کرے ، اور لوگوں کی عزت کے بارہ میں بھی اسے اللہ تعالی کا ڈر ہونا چاہیے ، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس طرح کا کھیل اور غلط کام اس کے لیے جائز نہیں ، شادی ایک سکون ، اور رحمت اور محبت و مودت کا نام ہے تو اس لیے اسے صرف شہوت پوری کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بنا لینا چاہیئے اور پھر اس عورت کو حسرت و یاس میں چھوڑ دیا جائے ۔

ہم آپ کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند کو اس بات سے منع کرنے میں نرمی سے کام لیں ، اور اپنے گھر کو مستقل طور پر قائم رکھنے کی کوشش کریں ، اور خاوند کی نیت کے بارہ میں جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے اس کی صحت کے بارہ میں تحقیق کریں کہ آیا واقعتا اور شادی کرنے اور جو کچھ آپ کو اچھا نہیں لگتا اس کے بارہ میں اس کی نیت اور مقاصد ایسے ہی ہیں یا کہ نہیں ۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ عورت اپنے خاوند میں کسی اور کے شریک ہونے کی غیرت کی بنا پر کبھی چھوٹی سی بات کو بھی بڑا سمجھنے لگتی ہے ، اور بعض اوقات اس میں شیطانی وسوسے بھی شامل ہوتے ہیں تا کہ مسلمان گھرانے کو تباہ کر سکے ۔

تو آپ اس معاملہ کو کچھ سوچ سمجھ کر لیں اور خاص کر نیت کا مسئلہ جس میں آپ کو کچھ علم نہیں ہو سکتا جو کہ آپ سے غیب ہے ، اور اللہ تعالی سے آپ دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کو اس معاملہ کی حقیقت دکھائے ، اور آپ اس کے ساتھ رہنے یا پھر اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارہ میں اپنے رب سے استخارہ کریں ۔

اور آپ یہ بھی غور و فکر کریں کہ اگر آپ کو طلاق ہو جاتی ہے تو اس پر کیا کچھ مرتب ہوگا اور انجام کیا ہوگا تا کہ آپ کو علم ہو سکے کہ آپ کے لیے علیحدگی بہتر ہے یا کہ صبر کرتے ہوئے

خاوند کے ساتھ رہنا ہی بہتر ہے، اور اگر آپ اسے اپنے بیان کردہ اسباب کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتیں تو آپ اس سے علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

**27104**